سورۃ النساء کی آیت 59 میں۔ تمام مومنین کیلئے اللہ تعالےٰ کا۔ فرمان، پیغام اور ھدایت

Surah Al-Nisaa Chapter 4: Verse 59

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾

محمد حسین نجفی [4:59]	ابوالاعلیٰ مودودی [4:59]	جماعت احمدیہ
اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبانِ امر ہیں (فرمان روائی کے حقدار ہیں)۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی بات میں نزاع (یا جھگڑا) ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پلٹاؤ اگر تم اللہ اور آخرت کے روز پر ایمان رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے طریقہ کار اچھا ہے اور انجام کے اعتبار سے عمدہ ہے۔	اے لوگو جو ایمان لائے ہوئے، اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اُن لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولُوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لَوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

اے میری قوم کے محترم لوگو!۔ اللہ تعالےٰ نے اِس آیت میں خصوصاًاُن لوگوں کو مخاطب فرمایاھے۔ جو ایمان لا چکے ہیں۔ اور پھر۔ اُن ایمان والوں کو یہ فرمایاھے کہ:... اللہ کی اطاعت کرو۔ رسول کی اطاعت کرو۔ اور جو تم میں سے صاحبِ امر ہوں، اُن کی بھی اطاعت کرو۔

اِس آیت میں تین (3) ہستیوں کی اطاعت کرنے۔ (أَطِيعُوا)۔ کا حکم ھے۔ لیکن کسی ہستی کی اطاعت کرنا.. صرف تب ہی ممکن ھے۔ اگر وُہ ہستی۔ اطاعت کرنیوالوں کے درمیان زندہ موجود ہو۔.. کسی انسان کی وفات کے بعد۔ اُس کی زندگی کے دوران کہی ہوئی بعض باتوں (ھدایات، احکام) پر عمل کرنا تو ممکن ھے۔ لیکن اُس انسان کی اطاعت کرنا تو ممکن ہی نہیں ھے۔ کیونکہ کسی شخص کی اطاعت کرنا۔ اُس کے ہر ایک تازہ حکم (فیصلے) کو ماننا ہوتا ھے۔ چاھے اُس شخص کے تازہ احکام۔ اُسی شخص کے۔ پہلے احکام (فیصلوں) کے بالکل متضاد ہوں۔ چنانچہ۔ اللہ تعالےٰ نے.. اِس آیت میں۔ جن ایمان والوں کو۔ جن ہستیوں کی اطاعت کا حکم دیاھے۔ وُہ تینوں ہستیاں۔ (اللہ تعالےٰ، موجودہ رسول، موجودہ صاحبِ امر)۔ اُن ایمان والوں کی زندگیوں کے دوران۔ زندہ موجود ہوتی ہیں۔... چنانچہ۔ ہم لوگوں کو بھی۔ ہمارے زمانے میں زندہ موجود رسول کی اطاعت کا حکم فرمایاھے۔

ہماری قوم کے مذھبی راہنماؤں اور علماءِ دین نے شعوری یالاشعوری غلطی سے۔اِس آیت میں اللہ تعالے کے فرمائے ہوئے الفاظ کو چھوڑ کر اپنے عقائید سے مطابقت رکھنے والے فرضی الفاظ کو اِس آیت کے اصل الفاظ تصور کر لیا۔ اور پھر ۔اِس آیت میں اللہ تعالے کے الفاظ کی بنیاد پر تفہیم، تشریح اور تفسیر کرنے کی بجائے ... خود اپنے تراشے ہوئے مفروضہ الفاظ کی بنیاد پر۔اِس آیت کی تفہیم، تشریح و تفسیر۔بیان کر دی ھے۔

اللہ تعالے نے تو اِس آیت میں فرمایا ھے کہ... أَطِيعُوا الرَّسُولَ ...یعنی **رسول کی اطاعت کرو**۔ مگر ہمارے مذھبی راہنماؤں نے۔اللہ تعالے کے اِس بیان میں تبدیلی کر کے اللہ تعالے کے اصل الفاظ...أَطِيعُوا الرَّسُولَ...کی بجائے۔ ... أَطِيعُوا الحَدِيثَ وَالسُنَّة...کی تشریح اور تفہیم ہماری قوم میں پھیلائی ہوئی ھے۔

نیز اِس آیت میں اللہ تعالے نے جو فرمایا ھے کہ:.... فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ ....یعنی۔اُس تنازعے یا معاملے کو۔اللہ تعالے کے پاس۔اور اللہ تعالے کے رسول کے پاس لیجایا کرو۔.ہماری قوم کے مذھبی راہنماؤں اور علماء... نے بھی اِس فرمانِ الٰہی کا ترجمہ تو یہی لکھا ھے۔کہ ایسے معاملے کو اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف **لوٹایا** کرو۔... لیکن.. ساتھ ہی ایسی تشریح اور تفسیر بھی کر دیتے ہیں ۔کہ کسی تنازعے کو اللہ کی طرف لوٹانے کا مطلب یہ نہیں ھے ۔کہ واقعی اللہ تعالے کے پاس اُس تنازعے کا حل پوچھنے چلے جاؤ ۔ بلکہ۔اِس فرمان کا مطلب یہ ھے کہ۔اُس تنازعے کا فیصلہ۔قرآنِ مجید کے مطابق کر لیا کرو۔.اور کسی تنازعے کو اللہ کے رسول کی طرف لوٹانے کا مطلب یہ نہیں ھے۔کہ واقعی۔اللہ تعالے کے کسی رسول کے پاس جا کر۔اُس رسول سے اُس تنازعے کا فیصلہ یا حل کرواؤ۔ بلکہ اِس کا مطلب یہ ھے کہ۔حدیث اور سُنّت کی روشنی میں۔اُس تنازعے کا فیصلہ کر لیا کرو۔چنانچہ۔
اِس فرمان کا مطلب، مفہوم یا تشریح۔اِسطرح بیان کرتے ہیں۔جیسے کہ آیت کے الفاظ... فَرُدُّوهُ إِلَى القُرآنَ وَالحَدِيث..ہوں ۔

اے میری پیاری قوم کے لوگو!۔اللہ تعالے کے اِس پاک کلام (فرمان)۔میں کوئی غلطی یا خامی نہیں ھے۔اللہ تعالے نے جو فرمایا ھے کہ۔ایسے متنازہ معاملے کو اللہ اور رسول کے پاس لوٹایا (لیجایا) کرو۔تو۔اِس فرمان کا مطلب اور مفہوم بھی یہی ھے ۔کہ واقعی اللہ اور اللہ کے رسول کے پاس لیجایا کرو۔ کیونکہ۔خود اللہ تعالے بھی ہمیشہ ہر زمانے میں ہر جگہ زندہ موجود ھیں۔....اور دُعا کرنیوالوں کی دُعا کا جواب دیتے ہیں۔جب وُہ دُعا کرتے ہیں۔ اور اللہ کے رسول بھی۔ہمیشہ ہر زمانے میں، ہر قوم اور ہر علاقے کے لوگوں کے درمیان۔زندہ موجود ہوتے ہیں۔.... عین جسطرح۔ اللہ تعالے نے سورۃ آلِ عمران کی آیت (101)۔میں فرمایا ہوا ھے کہ۔ وَ فِيكُمْ رَسُولُهُ ۔اور پھر سورۃ الحجرات کی۔آیت (7)۔میں بھی فرمایا ہوا ھے کہ۔ وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ....یعنی...اور یہ جان لو کہ تمہارے درمیان۔اللہ کا رسول (یقیناً) موجود ھے۔

چونکہ اللہ تعالے کو اپنے اِن دونوں بیانات کے مطابق۔یہی علم ھے۔کہ ہمارے درمیان۔اللہ تعالے کا کوئی نہ کوئی رسول یقیناً موجود ھے۔ چنانچہ۔ اللہ تعالے نے جو ہمیں فرمایا ھے۔کہ۔ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ ۔تو اِس فرمان کا مطلب اور مفہوم بھی یہی ھے۔کہ اللہ تعالے بھی ہمیشہ تمہارے پاس ہیں ۔اور کوئی نہ کوئی رسول بھی تمہارے درمیان ہمیشہ موجود ہوتا ھے۔ لہٰذا۔ہر ایک متنازعہ معاملے کو اُن کے پاس لے جایا کرو۔

Surah Al-Nisaa Chapter 4: Verse 59

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾

اے میری پیاری قوم کے لوگو!۔ اللہ تعالے نے اِس قرآنی آیت میں۔ خود اللہ تعالے کی ، اللہ کے زندہ موجود رسول کی۔ اور تمہی میں سے جو جو تمہارے حکّام (صاحبِ امر) ہوں۔ اُن سب کی اطاعت کرنیکا حکم دیاھے۔ نیز کسی بھی سیاسی، سماجی یا دینی تنازعے کی صورت میں۔ اُس تنازعے والے معاملے کو۔۔۔ اللہ تعالے اور ... اللہ تعالے کے رسول ... کے پاس لیجانے کی ھدایت فرمائی ھے۔ اور پھر اِس ھدایت پر عمل کرنے کو۔ (یعنی۔ تنازعے والے معاملے کو اللہ اور رسول کے پاس لیجانے کے عمل کو)۔ اللہ تعالے کی باتوں۔ اور یومِ آخرت کو۔ ماننے کی علامت (ثبوت یا نشانی) ... إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ... بیان فرمایا ھے۔ گویا کہ۔ اگر تم اللہ کی باتوں اور یومِ آخرت کو مانتے ہو۔ تو پھر جِس بھی معاملے میں۔ تمہارے مابین تنازعہ پیدا ہو جائے۔ تو اُس معاملے کو اللہ اور رسول کے پاس لیجایا کرو۔

اے میرے قومی بھائیو اور بہنوں!۔ توجہ اور غور فرمائیں۔ کیونکہ اللہ تعالے کے اِس فرمان (حکم) پر عمل کرنا۔ تو صرف تب ہی ممکن ھے۔ اگر ہر ایک زمانے میں۔ قرآن کو پڑھنے والی ہر ایک قوم کی پہنچ میں۔ (اُنکے درمیان)۔۔ اللہ تعالے کا کوئی نہ کوئی زندہ رسول موجود ہو۔

اللہ تعالے غلطی کرنے اور بھولنے سے پاک ہیں۔ اللہ تعالے نے اِس آیت میں۔ متنازعہ معاملوں کو رسول کے پاس لیجانے کا جو حکم دیا ھے اُس حکم میں کوئی غلطی یا سہو نہیں ھے۔ رسول کے پاس لیجانے کا مطلب۔ رسول کے پاس لیجانا ہی ھے۔ کیونکہ۔ اللہ تعالے کو علم ھے کہ ہر ایک قوم میں کوئی نہ کوئی رسول ہمیشہ موجود ہوتا ھے۔ ہماری قوم نے نظریہ ختمِ نبوت کے فریب میں اُلجھ کر اللہ تعالے کے نئے رسولوں کو ماننے سے انکار کیا ہوا ھے۔۔۔ اِس لئے ہماری قوم یہ بھی نہیں ماننا چاہتی ۔ کہ ہمارے درمیان بھی اللہ تعالے کا کوئی زندہ رسول موجود ھے۔ اور یہ بھی نہیں ماننا چاہتی۔ کہ اللہ تعالے کا یہ فرمان ایک ناقابلِ عمل (فضول) حکم ھے۔۔۔ لہٰذا۔ اِس اُلجھن کو کم کرنیکے لئے۔ ہمارے علماء۔ اللہ تعالے کے اِس فرمان ..فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ.. کی تشریح، تفسیر اور مفہوم کو اِس طرح بیان کر دیتے ہیں کہ اِس آیت میں۔ متنازعہ معاملات کو رسول کے پاس لیجانے کا مطلب یا مفہوم .... حدیث شریف اور سُنّتِ نبوی کی روشنی میں۔ اُس معاملے کا فیصلہ کرنا ھے۔ حالانکہ۔ اللہ تعالے نے اِس آیت میں کسی حدیث یا سُنّت کا ہرگز کوئی ذکر نہیں فرمایا۔ بلکہ۔ براہِ راست رسول کے پاس لیجانے کا فرمایا ھے۔ اور ہر ایک قوم کو ۔ ہر ایک زمانے میں۔ اُن کے مابین۔ کم از کم ایک۔ زندہ رسول کی موجودگی کی یقین دھانی بھی کروائی ہوئی ھے۔

اے میری پیاری قوم کے لوگو!۔ اللہ تعالے کے پاک کلام پر۔ اللہ تعالے ہی سے راہنمائی کی دُعا کر کے تدبّر اور غور کریں۔ اللہ تعالے نے قرآنِ مجید میں جہاں جو لفظ استعمال فرمایا ھے۔ بالکل دانستہ اور درست فرمایا ھے۔... اور اِس آیت میں جہاں رسول فرمایا ھے۔ وہاں مطلب بھی رسول ہی ھے۔ تشریح یا تفسیر کے بہانے سے۔ قرآنی لفظ رسول کا مطلب... رسول کی بجائے۔ حدیث یا سُنّت سمجھنا اور بتلانا ... اللہ تعالے کی بات میں تحریف کرنا۔ اور اللہ تعالے پر افتراء کرنا ھے۔.. اللہ تعالے کے کلام کو اپنے عقیدوں (نظریات) کے مطابق بدلنے کی بجائے۔ اپنے عقیدوں کو اللہ تعالے کے کلام کے مطابق تبدیل کر لینا چاہیئے۔ اللہ تعالے کی ھدایت کو قبول کرنے کا مطلب۔ اپنے عقیدے کو اُس ھدایت کیمطابق تبدیل کرنا ھے۔

اللہ تعالے نے ہر ایک زمانے کے مومنین کو حکم دیا ھے۔ کہ اپنے مابین ہونیوالے ہر ایک متنازعہ معاملے کو۔ تصفیہ، فیصلہ یا حل کیلئے۔ اللہ اور اللہ کے رسول کے پاس لیجایا کرو۔ کیونکہ۔ اللہ تعالے بھی ہمیشہ اور ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔ اور۔ أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ۔ کے مطابق۔ اللہ تعالے کا کوئی نہ کوئی رسول بھی۔ ہر زمانے میں۔ مومنین کے درمیان یقیناً موجود ہوتا ھے۔... چنانچہ۔ اِس آیت (4:59) میں ... ہر زمانے کے مومنین کو۔ اُن کے اپنے اپنے زمانے میں۔ زندہ اور موجود۔ رسول کے پاس متنازعہ معاملوں کو لیجانے کی تلقین فرمائی گئی ھے۔

اے میرے پیارے احمدی بھائیو اور بہنوں!۔ جس طرح پہلے تمام رسول فوت ہو چکے ہیں۔ اور حضرت محمد ﷺ بھی فوت ہو چکے ہیں۔ اُسی طرح۔ اللہ کے رسول حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام (مسیحِ موعود و مہدی المعہود) بھی فوت ہو چکے ہیں۔ مگر اللہ تعالے کی یہ آیت۔ آج بھی سچی اور واجب العمل ھے۔ اور۔ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ ۔ کا فرمان آج بھی سچا ھے۔ لیکن۔ اِس فرمانِ الٰہی پر عمل کرنیکے لئے ہمارے درمیان۔ کسی نہ کسی زندہ رسول کا موجود ہونا لازمی ھے... اور۔ أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ۔ کے مطابق بھی۔ ہمارے درمیان کوئی رسول لازماً موجود ھے۔

اللہ تعالے ہماری قوم کو۔ موجودہ زمانے میں۔ زندہ موجود رسولوں کو ماننے۔ کی توفیق اور شعور عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام........... آپکا قومی بھائی................ محمد اسلم چوہدری (صبغت اللہ)

آج........مورخہ ...... 14/ فروری .... سن عیسوی 2016 .... ھے۔